REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۲۹   شمارہ ۲۳

ہفت روزہ بدر قادیان

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۴ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian. PIN 143516

۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۰ ہجری   ۵ احسان ۱۳۵۹ ہش   ۵ جون ۱۹۸۰ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ احسان (۲ جون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۲۴ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کو ابھی گردوں کی انفیکشن ہے اور ضعف بھی ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲ احسان (۲ جون) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مع بیگم صاحبہ تاحال ربوہ کے سفر پر ہیں۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

الیپی میں ۲۲ ویں آل کیرلہ احمدیہ سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو نزیل الیپی

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کیرلہ کو اپنی ۲۲ ویں سالانہ کانفرنس الیپی (Alleppey) میں نہایت کامیابی اور شاندار رنگ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

الیپی یہ مقام کروناگپلی سے جہاں ہماری پرانی اور مضبوط جماعت ہے ۴۰ میل شمال کی طرف واقع ہے۔ دو سال قبل کروناگپلی سے یہاں احمدیت کا پیغام پہنچا اور چند افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اس کے بعد یہاں کئی دفعہ تبلیغی جلسے ہوئے بالآخر وہاں ایک مضبوط اور مستعد جماعت قائم ہو گئی۔

انعقادِ جلسہ میں رکاوٹیں

عرصے سے احباب جماعت الیپی کی یہ خواہش تھی کہ یہاں پر کیرالہ کانفرنس منعقد کی جائے۔ کیرلہ سنٹرل کمیٹی نے ان کی خواہش اور مطالبہ کو مانتے ہوئے مورخہ ۱۰ ، ۱۱ مئی بروز ہفتہ اتوار کو ۲۲ ویں آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس الیپی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا جس کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل بھی دی گئی جونہی مخالف مسلمانوں کو اس کانفرنس کا علم ہوا انہوں نے باقاعدہ ایک کمیٹی کی تشکیل کر کے مختلف رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں شروع کر دیں ہماری کانفرنس کے انعقاد کے لئے یہاں کے گورنمنٹ محمڈن ہائی سکول کی منظوری حاصل کی گئی تھی اس منظوری کو منسوخ کرنے کے لئے مخالفوں نے بہت کوشش کی اس کے علاوہ بھی مختلف طریقوں سے ہم پر دباؤ ڈال کر مختلف قسم کی پریشانیاں پیدا کیں۔ ہماری کانفرنس میں تقریر کرنے کے لئے ایک صوبائی وزیر نے وعدہ کیا تھا لیکن عین وقت پر انہوں نے معذرت چاہی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان مخالفین کی تمام کوششوں کو ناکام و نامراد کیا اور تمام رکاوٹیں خدا نے محض اپنے فضل سے کافور کر دیں اور یہ مخالفتیں ہی ہماری کانفرنس کی کامیابی کا باعث بنیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نمائندگان اس کانفرنس میں شرکت کے لئے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد محترم محمد کریم اللہ صاحب زعیم اعلیٰ مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ بمبئی اور خاکسار خاص طور پر مدعو تھے۔ چنانچہ ہم سب مورخہ ۱۰ مئی کی صبح الیپی میں پہنچے۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کے ہمراہ اپنے خاندان کی مستورات سمیت ۱۰ افراد تھے ان میں محترم محمد احمد اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ مدراس بھی مع فیملی شامل تھے۔ ان کے علاوہ کیرالہ کے طول و عرض کی ۲۶ جماعتوں کے قریباً پانچصد نمائندگان نے شرکت کی ان سب مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ سے لے کر مشن ہاؤس تک کے راستہ کو دونوں طرف سفید خوبصورت جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹوں سے مزین کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کو بھی سجایا گیا اور اس کا نام "مہدی نگر" رکھا گیا تھا۔ جلسہ گاہ میں نشست کے لئے کرسیوں کا نہایت شاندار اور بہترین انتظام تھا مستورات نے بھی برعایت پردہ شرکت کی۔

جلسہ گاہ کا پروگرام

ہمارا جلسہ شام کو ۴ بجے زیر صدارت محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج کیرلہ مکرم قمر الدین صاحب پینگاڈی کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔

مکرم وی احمد کٹی صاحب ایڈوکیٹ نے خطبۂ استقبالیہ پڑھا اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے افتتاحی تقریر میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اس کے بنیادی عقائد غرض و غایت عالمگیر کارہائے نمایاں اور حاصل ہونے والی عظیم الشان

(باقی صفحہ ۹ پر)

تثلیث کے متعلق یورپین سکالرز کی تحقیق!!!

از مکرم سید عبد العزیز صاحب نیوجرسی امریکہ

(۱) انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا کے ایڈیشن ۱۹۷۱ء جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۱ کے مطابق بائیبل میں لفظ ٹرینیٹی (تثلیث) اور عقیدہ تثلیث کا کہیں ذکر نہیں۔

(۲) کیتھولک انسائیکلو پیڈیا۔ ایڈیشن ۱۹۶۷ء جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۶ کے مطابق عیسائیت کا عقیدہ یعنی "ایک خدا تین شخصیتوں میں" الہامی عقیدہ نہیں ہے

(۳) نیو شیف ہرزوگ انسائیکلو پیڈیا آف ریلجس نالج کی جلد ۹ صفحہ ۱۹ کے مطابق تثلیث کا عقیدہ یونانی ... کے اثر و رسوخ کا نتیجہ ہے۔

(ماخوذ از اویک مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۸۰ء Awake)

اویک میں یہ بھی مذکور ہے کہ رومی حکمران قسطنطین نے جب یہ دیکھا کہ ملک میں مذہبی افتراق کی وجہ سے ملک کے اتحاد کو سخت خطرہ لاحق ہے تو حکمران مذکور نے ناسیہ کے مقام پر بشپ کی کونسل ۳۲۵ء میں بلائی دو ماہ کی بحث کے بعد حکمران نے تثلیث کے حق میں فیصلہ صادر کیا۔ انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا جلد ۶ صفحہ ۳۸۶ پر اس فیصلہ کے متعلق یہ تحریر ہے کہ بشپ کی اکثریت نے حکمران مذکور سے ڈر کر اس کے فیصلہ پر بادلِ ناخواستہ دستخط کر دیئے۔

اس فیصلہ کے جلد ہی بعد مخالفین تثلیث نے حکمران کی حمایت اور عنایت حاصل کر کے تثلیث کے حامی لیڈر کو ملک سے نکلوا دیا قسطنطین کے بعد تھیوڈوسیس کا دور آیا اس نے تثلیث کی حمایت کی اور مخالفین تثلیث پر بہت سی سختیاں کیں۔

تثلیث سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے اخبار بدر مجریہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۹ء ملاحظہ فرمائیں۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

کتب گھروں میں پہنچانے کے لئے خدام۔ انصار اور لجنات اپنی اپنی کلب بنائیں

یہ ساری جماعت کو دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد ہے۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر تعلیمی سکیم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا خلاصہ

تعلیمی سکیم کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشادات فرمائے تھے وہ پہلے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ یہ ارشادات احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے دوبارہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ احباب کرام اور جماعتیں اچھی طرح سے یہ جائزہ لیتے رہیں کہ اس سکیم پر عمل درآمد ہو رہا ہے یا نہیں کیونکہ حضور کے ارشاد کے مطابق اس سکیم کا یہ مرحلہ اس سال کے اندر اندر مکمل ہو جانا چاہیئے:

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز ۲ جماعتِ احمدیہ کے معیارِ تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا اس کا ذکر تو فیصلہ جاتِ شوریٰ میں ہو گا۔ اس سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:—

"جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ادائیگی حقوق طلبہ رکھنا چاہیئے۔ جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے۔"

فرمایا:—

"آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے۔ خدام نے کام شروع کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو احسن انجام تک پہنچنے کی توفیق دے لجنہ کی رپورٹ آ چکی ہے۔ کراچی میں میں نے ۷ر مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلے میں ہر احمدی گھرانے میں ایک تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے جو سورہ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں COORDINATION پیدا کرے۔ اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے دے تو پھر لجنہ کو یا انصار کو یا جماعتی لحاظ سے اس گھر میں کتاب پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔ یہ جو سکیم میں نے کراچی سے شروع کی تھی آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد قرار دے رہا ہوں یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے۔"

—(۲)—

"کراچی میں میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے وہ مجھے خط لکھے اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لے کر پی۔ ایچ۔ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکی اور لڑکا) مجھے خط لکھے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں جو احمدی آئے گا اسے میں اپنے دستخط سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ لکھ کر بھیجوں گا۔

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے) اس میں ہر ڈویژن میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں احمدی طالب علم آئے گا اُسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب تحفہ بھیجوں گا۔

دسویں جماعت کا امتحان ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے ہر بورڈ کے امتحان میں TOP کے ۲۰۰ لڑکوں میں جو بھی احمدی طالب علم/طالبہ آئے گا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب اُن کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف اے۔ ایف۔ ایس۔ سی میں بھی ہر بورڈ میں اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئے گا اُسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائے گی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی اے کے لئے علیحدہ اور بی ایس۔ سی کے لئے علیحدہ اوپر کے ۲۰۰ طلبہ اور طالبات میں سے احمدی طلبہ کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم اے۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ میڈیکل یا انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں TOP (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اُسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کر کے دعائیہ فقرے کے ساتھ بھیجوں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہن رسا پر ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے پس جو بچے جینئس GENIUS ہیں جماعت ان کی ہر قسم کی مدد کرے گی تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے۔ اس لئے دفتر کو میں یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلعوار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنائیں پانچویں جماعت سے پی۔ ایچ۔ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں۔ ہر ایک بچے سے اس طرح تعلق رکھیں جس طرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی احمدی بچہ نہ رہے جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اس کا خط نہ آئے اسی بنیاد پر دفتر نے رجسٹر بنانے ہیں۔"

—(۳)—

"جماعتِ احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کیلئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔"

—(۴)—

"بیرونی ملکوں کے بارے میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سردست یہ سکیم صرف پاکستان۔ بھارت۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے ہے جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوتی ہے۔"

خطبہ جمعہ

جو شخص تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے غیر میں امتیاز پیدا کر دیتا ہے

یہ وہ امتیاز ہے جس کے نتیجہ میں احمدیت کے ذریعہ انسانوں کے دل جیتے جا رہے ہیں اور جیتے جائیں گے

اپنے نفوس کی اصلاح کیساتھ ساتھ اپنے ماحول کی اصلاح بھی کرو اور اسے نورانی بنانے کی کوشش کرتے رہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ نبوت ۱۳۵۳ ہش مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۔ اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

قرآن کریم کی اصطلاحی لغت میں بتایا گیا ہے کہ جب لفظ محبت کا فاعل انسان ہو اور یہ مفہوم ہو کہ

انسان نے اللہ سے محبت کی

تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے اس نے کوشش کی۔ اور جب قرآن کریم میں اس لفظ کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ اللہ نے اپنے بندے سے محبت کی تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو پسند کیا اور اس کو اپنے انعامات اور رحمتوں سے نوازا۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں وہ متقی ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے متقیوں سے یقیناً محبت رکھتا ہے اور اپنے انعامات اور رحمتوں سے انہیں نوازتا ہے۔

اپنے عہد کو پورا کرنے کے کیا معنی ہیں؟ عہد کے معنی ہیں حفاظت اور نگہداشت اور بار بار اور ہر حالت میں کسی چیز کی حفاظت کرنا۔ اور مفردات راغبؒ نے اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ کے معنی یہ کئے ہیں اَوْفُوْا بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ اپنے عہد کی حفاظت کرو۔ اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ اور

ایمان کے معنی

مفردات راغب نے یہ کئے ہیں کہ کبھی یہ اسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اسْمًا لِلشَّرِيْعَةِ الَّتِیْ جَاءَ بِهَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یعنی ایمان اس شریعت کا نام ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے جو شریعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس شریعت کا نام اور اسم "ایمان" ہے۔ لفظ ایمان بطور اسم اس معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پس اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ کے یہ معنے ہوں گے کہ شریعت محمدیہ نے جو احکام اوامر و نواہی کی شکل میں دیئے ہیں ان کی نگہداشت کرو ایسا نہ ہو کہ کسی کام کے کرنے کا حکم ہو اور غلطی سے تم وہ عمل بجا لاؤ جس سے روکا گیا ہے۔ اور کسی کام کے کرنے کا حکم ہو اور غفلت سے تم اسے چھوڑ دو اور عمل نہ کرو۔ پس فرمایا کہ جو شریعت محمدیہ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور اس عہد کی حفاظت کرتے ہیں۔ یعنی ہر وقت چوکس اور بیدار رہ کر اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی حکم بجا آوری سے نہ رہ جائے اور کسی نہی کا انسان غفلت کے نتیجہ میں مرتکب نہ ہو جائے۔ وَاتَّقٰی اور جو تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے متقیوں پر اپنے انعامات اور رحمتیں نازل کرتا ہے۔

ایمان کی حفاظت کے تین رُخ ہیں

ایک مومن مذہبی رنگ میں اس وقت مومن کہلاتا ہے جب اس میں تین باتیں پائی جائیں۔ ایک تو یہ کہ وہ دل سے حق کو حق سمجھے۔ دوسرے زبان سے حق کا اقرار کرے اور تیسرے اسی کے مطابق یعنی حق اور ہار ابیت کے مطابق اس کے جوارح یعنی

اس کی عملی قوتیں عمل میں مصروف ہوں۔ یہ لغوی باتیں میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ گفتگو کے دوران میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ یہ چیزیں بہت سے دوستوں کے ذہن میں نہیں ہیں۔ ایک تو میں یہ بتا رہا ہوں کہ ایمان نام ہے شریعت محمدیہؐ کا۔ جس طرح میرے سامنے دوست بیٹھے ہیں ان کے اپنے اپنے نام ہیں۔ میرا نام ناصر ہے۔ اسی طرح ایمان شریعت محمدیہ کا نام ہے۔ دوسرے میں نے بتایا کہ تین چیزیں اس میں پائی جاتی ہیں یعنی زبان کا اقرار اور دل کی تصدیق یعنی حق کو حق سمجھنے کی کیفیت قلبی اور ذہنی اور جو قوائے عملیہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں، ان کے ذریعہ سے بھی عمل 'اس تصدیق' 'اس حقیقت' 'اس حقانیت' 'اس ہدایت' 'اس شریعت' کے مطابق ہو اور مفردات راغبؒ میں لکھا ہے ان تینوں میں سے ہر ایک کو ایمان کہا جاتا ہے۔ وَيُقَالُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْاِعْتِقَادِ وَالْقَوْلِ الصِّدْقِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ اِيْمَانًا۔

تقویٰ کے معنی

ہیں کہ اپنے نفس کو ان باتوں سے محفوظ رکھنا جو گناہ ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور اِتَّقٰی فُلَانٌ بِكَذَا اِذَا جَعَلَهٗ وِقَايَةً لِنَفْسِهٖ اس واسطے ہم تقویٰ کے معنی یہ کیا کرتے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کا مطلب ہے کہ اللہ کو اپنے لئے ڈھال کے طور پر حفاظت کا ذریعہ بناؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں پر فرمایا کہ جو شریعت محمدیہؐ یعنی ایمان کی نگہداشت اور حفاظت کرتا ہے۔ یعنی شریعت محمدیہؐ پر ایمان رکھتے ہوئے یہ حفاظت کرتا ہے کہ اس کا نفس کوئی ایسا کام نہ کرے جس کی شریعت محمدیہؐ نے اجازت نہیں دی۔ اور کوئی ایسا کام کرنے سے رہ نہ جائے جس کا حکم اس شریعت کی طرف سے دیا گیا۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور اس کے ساتھ جو تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے لئے بطور ڈھال کے اور ذریعۂ حفاظت بنا لیتا ہے یعنی دعائیں کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں وہ آ جائے۔ تاکہ شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے وہ محفوظ رہ سکے تو ایسے متقیوں سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے یعنی اپنے انعاموں اور اپنی رحمتوں اور اپنی رضا سے انہیں نوازتا ہے۔

تقویٰ پر قرآن کریم نے یعنی شریعت محمدیہؐ نے بڑا زور دیا ہے اور دراصل

انسان کی روحانی ترقیات

کی ابتداء گناہوں سے بچنے کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ جب تک زمین کو اعمال صالحہ کے بیج لگانے کے لئے تیار نہ کیا جائے اس وقت تک وہ بیج اگر لگائے بھی جائیں پنپ نہیں سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ انسان اپنی فطرت میں کمزور ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس کمزوری کے بد نتائج سے بچنے کے لئے شریعت محمدیہ نے ہمیں تعلیم دی ہے اور وہ راہیں بتائی ہیں کہ جن پر چل کر انسان یا ان کمزوریوں سے بچ جاتا ہے یا اگر کوئی بشری

کمزوری سرزد ہو جائے تو اس کے بد نتائج سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ مثلاً توبہ ہے اور استغفار ہے۔ بہرحال انسان کی سَیر روحانی بدیوں سے بچنے کی کوشش سے شروع ہوتی اور اس کی انتہا اپنے اپنے ظرف کے مطابق قربِ الٰہی کے حصول پر ختم ہوتی ہے اور پھر اس کی ترقیات اس نقطہ سے ایک اور رنگ میں آگے بڑھتی ہیں۔ مثلاً جنت کا جو تصور اللہ تعالیٰ نے ہمیں "ایمان" یعنی شریعتِ محمدیہ میں دیا ہے وہ یہ نہیں کہ جنت میں عمل نہیں ہوگا بلکہ وہ یہ ہے کہ جنت میں کوئی امتحان نہیں لیا جائے گا۔ عمل تو ہوں گے لیکن ایسے اعمال وہاں نہیں ہوں گے۔ جیسے امتحان کا عمل ہے کہ جس کے نتیجہ میں

سزا اور انعام

ہر دو کا امکان ہو۔ ایک طالب علم جب امتحان میں بیٹھتا ہے تو اس کے لئے یہ بھی امکان ہے کہ وہ ناکام ہو جائے اور یہ بھی امکان ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ تو جنت کے اعمال اپنے اندر امتحان کا رنگ نہیں رکھتے لیکن کسی کا یہ تصور کہ جو اسلام نے جنت بتائی ہے اسمیں انسان غفلت اور کسل کی بیماری میں مبتلا ہوگا اور کوئی کام نہیں کرے گا۔ یہ قرآن کریم کا تصور نہیں ہے بلکہ قرآن کریم نے اور اس کی تفسیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نے تو یہ بتایا ہے کہ جنت میں انسان روزانہ اس قدر کام کرے گا۔ کہ اگلے دن اس کا مقام پہلے دن سے بلند ہوگا۔ اس دنیا میں ساری عمر جو ہم کام کرتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ایک آدمی کی جنت اور دوسرے کی جنت میں فرق ہے لیکن اس کا نتیجہ بظاہر یہی نکلتا ہے کہ خدا نے فضل کیا اور اس کی رحمت سے انسان

جنت کا مستحق

ہو گیا اور کئی ہیں جو ناکام ہوئے اور ناکامی کی سزا انہیں مرنے کے بعد بھگتنی پڑی۔ لیکن جو کامیاب ہوئے ساری عمر کی کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی رحمتوں کی جنت انہوں نے حاصل کی لیکن جنت کے شب و روز غفلت کے شب و روز نہیں۔ وہاں جو اعمال انسان کے کرنے کے لئے بتائے جائیں گے وہ اس قسم کے ہیں کہ روزانہ ہی درجات کو بلند کرنے والے اور انسان کو اپنے رب کے قریب سے قریب تر کرنے والے ہوں گے۔ بہرحال اس دنیا میں ہماری سَیر روحانی یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ گناہوں سے اور غفلتوں سے اور کوتاہیوں سے ایسے اعمال سے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے انسان بچنے کی کوشش کرے اور تقویٰ کا ایک پہلو یا بڑا پہلو یہی ہے۔ اس کی تفصیل میں تو اس وقت میں نہیں جاؤں گا۔ لیکن یہ کہنا یقیناً درست ہوگا کہ انسان کی سلامتی کے لئے یعنی خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہنے کے لئے اور غفلت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے قہر کے وارث ہونے سے بچنے کے لئے

تقویٰ تعویذ کا کام دیتا ہے

اور حفاظت کرتا ہے اور ہر قسم کے فتنوں اور فسادات سے اور ہر قسم کی بداعمالیوں سے محفوظ رہنے کے لئے تقویٰ ایک مضبوط قلعہ کا کام دیتا ہے جو تقویٰ کی چار دیواری کے اندر داخل ہو گیا وہ اس قسم کے فتنوں اور فسادوں اور بدعملیوں اور کوتاہیوں اور غفلتوں سے محفوظ ہو گیا اور تقویٰ کی باریک راہیں ہیں۔ انسان انسان کے لحاظ سے تقویٰ میں فرق ہے۔ بعض انسانوں کی استعدادیں موٹی موٹی ہیں۔ بعض کی استعدادیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ باریکیوں میں جاتے ہیں اور زیادہ روحانی ترقیات کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے باریک راہوں کی شناخت بھی عطا کی۔

تقویٰ کی یہ باریک راہیں

اُن کی روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ظاہر کرنے والی ہیں جیسا کہ میں نے بتایا تقویٰ کی اصل یہ ہے کہ وہ فتنہ و فساد اور ظلم اور نواہی میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے حفاظت کا کام دیتا ہے اور جب انسان ہر پہلو سے متقی بن جائے یعنی کسی پہلو سے بھی کوئی گناہ اور گندگی اس کے قریب نہ آئے تو چونکہ گندگی اور بدصورتی سے اس نے خود کو محفوظ کر لیا اس لئے روحانی طور پر اس کے جو نقوش اور خدوخال تھے وہ نمایاں ہو کر سامنے آ گئے اور ابھر آئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے متقیوں سے میں پیار کرتا ہوں اور قرآن کریم پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ

اللہ کے پیار کرنے کا مطلب

یہ ہوا کرتا ہے کہ وہ اپنے انعامات اور اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے نوازتا ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں خود بتایا کہ متقی پر اللہ تعالیٰ کے کس قسم کے فضل نازل ہوتے ہیں۔ کون سے انعام ہیں جو اسے دیئے جاتے ہیں، کن رحمتوں سے انہیں نوازا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ

فرمایا کہ جو شیطانی حملوں سے بچنے کے لئے مجھے پناہ بنا لیتے ہیں اور ڈھال بنا لیتے ہیں میں ان لوگوں سے اس رنگ میں محبت کرتا ہوں یعنی اس طور پہ میرے انعام اور رحمتیں اُن پر نازل ہوتی ہیں کہ ان میں اور ان کے غیر میں ایک امتیاز پیدا کیا جاتا ہے۔ مومن اور غیر مومن میں روحانی حسن کے لحاظ سے تو بہرحال فرق ہے لیکن ظاہر میں بھی وہ پہچانے جاتے ہیں اور دنیاوی لحاظ سے صاحبِ فراست انسان پہچان لیتا ہے کہ یہ شخص کس قسم کا ہے۔ اُن کے اخلاق میں، اُن کے بات کرنے کے طریق میں، اُن کے مخاطب میں، اُن کے سلوک میں، اُن کے دل میں خلقِ خدا کے لئے جو پیار اور ہمدردی ہے وہ ظاہر ہو رہی ہوتی ہے اور ایک نمایاں فرق ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو ابھی زیرِ تربیت احمدی ہیں بوجہ اس کے کہ نئے نئے جوان ہوئے یا بوجہ اس کے کہ وہ احمدیت میں نئے نئے داخل ہوئے ہیں اُن میں بھی تھوڑی سی تربیت کے بعد اس رنگ کی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے کہ فوراً پتہ لگ جاتا ہے۔ بعض دفعہ دوست اپنے ساتھ اپنے دوستوں کو لے آتے ہیں اور ایک دو فقرے سن کر ہی میں سمجھ جاتا ہوں کہ ان کو بہت سی تربیت کی ضرورت ہے یعنی ابھی

احمدیت کی تربیت

ایمان کی تربیت کے حصول کی ابتدا انہوں نے نہیں کی۔ گفتگو ہے۔ بیٹھنے کا طریق ہے۔ چلنے کے طریق سے مجھے یاد آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں شامل ہونے کے لئے دوڑتے ہوئے آتے دیکھ کر فرمایا اَلتَّوَقُّرَ اَلتَّوَقُّرَ کہ تمہاری چال میں ایک مومن کا وقار نظر نہیں آتا۔ تو معلوم ہوا کہ مومن کی چال اور غیر مومن کی چال میں امتیاز رکھتی ہے۔ اُن کے درمیان ایک فرقان پایا جاتا ہے۔ پھر شان کے طور پر کپڑوں کی نگہداشت ہے۔ ٹھیک ہے چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں بہت سی کمزوریاں ہیں۔ بہت سے مومنوں سے بھی کمزوریاں سرزد ہو جاتی ہیں لیکن ایک امتیاز ہے۔ اکثریت کو جب ہم دیکھتے ہیں تو جو مومن ہے وہ کپڑے کو اس سے بہتر جو مسلمان ہے اُس پر ترجیح نہیں دیگا۔ اور کما انا مسویہ انہ تکلفتیہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ آپ کا اسوہ ہے تمہاری زندگی اور میرے رہن سہن میں تمہیں کوئی تکلف نظر نہیں آئے گا۔ اور آپ نے دیکھا ہوگا اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جو احمدی ایسے ہوں جن میں یہ چھوٹی سی کمزوری ہو اُس کو بھی دور ہونا چاہیئے کیونکہ اس سے فرقان میں اور امتیاز میں فرق آتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کہاں ایسا ہوگا اور مٹی پر بیٹھنے سے پرہیز کریں گے حالانکہ کئی دفعہ زمین پر بغیر کپڑا بچھائے بیٹھنا ثواب کا موجب بن جاتا ہے۔ یا اگر ان کے کپڑوں پر کہیں مٹی لگ جائے تو فوراً جھاڑ پھونک شروع کر دیتے ہیں اور اپنے کپڑوں سے مٹی اُڑانے لگ جاتے ہیں۔ جس چیز سے بنے ہیں اُسی سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ بہرحال بعض دفعہ مٹی پر بیٹھنا بھی ثواب کا کام بن جاتا ہے۔ ایک دفعہ

مجھے یاد ہے

سٹھیالی میں ہمارے احمدیوں کے دو گروہوں میں آپس کا اختلاف پیدا ہوا اور وہ نامعقول حد تک پہنچ رہا تھا۔ ہم وہاں گئے۔ اب قصّہ ہے مختصر کروں گا۔ تو میں نے دونوں گروہوں کے لیڈروں کو کہا آؤ چلو میرے ساتھ۔ اُن کے ساتھی ایک دوسرے کو غصہ دلانے کی باتیں کر کے بھڑکا رہے تھے اور وہ صلح کی طرف مائل نہیں ہو رہے تھے۔ میں اُن کو باہر لے گیا۔ ایک کھیت میں ہم آرام سے بیٹھ گئے اور میرے دماغ کے کسی کونہ میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ کپڑوں کو مٹی لگ جائے گی۔ زمین پر بیٹھ گئے۔ اُن سے باتیں شروع کیں اور آدھ پون گھنٹہ میں آرام کے ساتھ اُن کی صلح ہو گئی کیونکہ اکیلے تھے اور اُن کو جوش دلانے والا کوئی نہیں تھا۔

کپڑے کی صفائی ضروری ہے

لیکن یہ سمجھنا کہ کپڑے کو صاف ستھرا رکھنا کہ مٹی بھی نہ لگے یہ اتنا بڑا ثواب ہے کہ اس سے بڑھکر اور کوئی ثواب ہی نہیں۔ یہ غلط ہے۔ جب تکلف بیچ میں آجائیگا تو کپڑے کی صفائی بھی گناہ بن جائے گی۔ یعنی اس حد تک صفائی کہ مٹی لگی ہی نہ ہو کوئی داغ نہ لگا ہوا ہو یہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں نظر آتا ہے کہ ایسا زمانہ بھی تھا کہ وہ کوئی کپڑا بھی نہیں بچھا سکتے تھے۔ نماز کا وقت ایسی جگہ آگیا ہے کہ مسجد نہیں جا سکتے وہیں زمین پر ہی نماز پڑھ لیتے تھے کیونکہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بڑی بے تکلف زندگی ہے جو اسلام نے ہمارے سامنے پیش کی ہے، جو قرآنی ہدایت نے ہمیں بتائی ہے پس جو شخص تقویٰ سے کام لیتا ہے یعنی جن برائیوں سے جن کمزوریوں سے اسلام نے روکا ہے ان سے بچتا ہے اور ان راہوں کو اختیار کرتا ہے مثلاً استغفار کثرت سے کرنا دعا کثرت سے کرنا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کثرت سے کرنا کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی بدی اور برائی سے محفوظ رکھے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرقان کا سامان

ایک امتیاز کا سامان

پیدا کر دیتا ہے اور جو شخص اس قسم کا ہو کہ وہ ہر وقت جو کس رہ کے گناہوں سے بچنے والا اور اعمال صالحہ بجالانے والا اور مخلوق کی خدمت کرنے والا اور انسان سے ہمدردی کرنے والا ہے اس کی زندگی اور غیر کی زندگی میں تو زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دیکھو کتنا بڑا انعام میں تمہیں دوں گا اگر تم عہد شریعت محمدیہ کو نباہو گے اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو گے تو تم میں اور غیر میں زمین اور آسمان کا فرق پیدا کر دیا جائے گا۔ اور سیّئات کو ڈھانپ دیا جائے گا اور ڈھانپ دینے کے بھی دو معنی ہیں جس طرح استغفار کے اندر آتا ہے کہ یا گناہ سرزد نہیں ہوگا یا بد نتائج سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔ قرآن کریم نے مختلف انسانوں کے لئے مختلف معانی کئے ہیں فرمایا۔ اور نور دیا جائے گا۔

نور کے معنے

ہیں کہ ہر کام میں تمہیں ایک بشاشت نورانی دی جائے گی۔ اور علیٰ وجہ البصیرت تم نیکی کے کام کرو گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارے افعال میں نور ہوگا۔ تمہارے اقوال میں نور ہوگا۔ تمہارے قویٰ میں نور ہوگا۔ تمہارے حواس میں نور ہوگا تم نور کا ایک جامہ پہن لوگے اور جن راہوں پر تم چلو گے وہ روشن اور چمکدار ہوں گی اور جن راہوں سے تم نے بچنا ہوگا اور جن سے خدا تعالیٰ نے شریعت محمدیہ میں بچنے کا حکم دیا ہے وہ اندھیرے ہوں گے۔ نور اور اندھیرے کا فرق تمہارے اور تمہارے غیر کے درمیان ہوگا۔ کہ تم روشن راہوں پر علیٰ وجہ البصیرت بشاشت کے ساتھ اللہ کے انعاموں کو حاصل کرنے میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ گے اور جو غیر ہیں اور خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دور وہ اندھیروں میں بھٹکنے والے ہوں گے۔ ان کو پتہ ہی نہیں ہوگا کہ کون سی راہ خدا تک لے جاتی اور کون سی راہ اس سے دور کرنے والی ہے۔

یہ اسی سلسلہ مضامین کا حصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی سے محبت کرتا ہے۔ اور جو متقی نہیں ہے اسے پیار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس عہد پر کامیابی کے ساتھ اور وفا کے ساتھ قائم رہنے والے سے محبت کرتا ہے اس عہد پر جس کے معنے قرآن کریم کے سمجھنے والوں نے شریعت محمدیہ کے کئے ہیں۔ پس جو

احکام اوامر و نواہی

قرآن کریم کی شریعت میں ہمیں بتائے گئے اگر ہم نے جو عہد بیعت کیا ہم نے جو یہ عہد کیا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان رکھیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ ہم نے جو یہ عہد کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہم اپنے لئے اسوۂ حسنہ بنائے رہیں گے۔ ہم نے جو یہ عہد کیا ہے کہ ہم آپؐ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں گے اور جن راہوں پر ہمارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کا قدم نہیں پڑا ہم ان راہوں پر قدم نہیں ماریں گے۔ اگر اس عہد کو ہم نباہیں گے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو اپنے لئے ڈھال بنائیں گے اور سلامتی کا اور بھٹکنے سے حفاظت کا ذریعہ اسے قرار دیں گے۔ اس کی انگلی پکڑیں گے۔ (یہ تمثیلی زبان ہے ٹھیک ہے لیکن تمثیلی زبان کے بغیر ہم سمجھ نہیں سکتے۔) ہم اس سے یہ عاجزانہ دعا کریں گے کہ وہ خود ہمارا رہبر بنے اور اگر تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کر کے اپنے روحانی وجود کے حُسن کے نقوش اُبھاریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم میں اور غیر میں فرق کر دے گا اور جب اللہ تعالیٰ

ہم میں اور غیر میں ایک فرق

کرے گا اس طرح ہم سے پیار کرے گا تو ہم سے غلطیاں یا سرزد نہیں ہوں گی یا توبہ اور استغفار کے ساتھ ان غلطیوں کی معافی کی توفیق ملے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نیکیوں کی راہوں کو ہمارے لئے منوّر کر دے گا۔ اور ہمارے قویٰ کو اور ہماری طاقتوں کو اور ہماری استعدادوں کو یہ عادت پڑ جائے گی کہ صرف انہی راہوں پر وہ چلیں جن راہوں کو اللہ تعالیٰ کے نور نے اس کی رحمت کے ساتھ منوّر کیا ہوا ہے۔ یہ وہ امتیاز ہے یہ وہ فرقان ہے جس کے نتیجہ میں احمدیت کے ذریعہ انسانوں کے دل جیتے جا رہے ہیں اور جیتے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ وہ ذمہ داری ہے جو آپ پر ڈالی گئی ہے اس کے بغیر اس دعویٰ میں آپ سچے نہیں ہو سکتے کہ ہماری زندگیاں نوع انسانی کے دلوں کو جیت کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے ہیں۔

ہماری زندگی کا مقصد

ہے اس لئے جو خدا نے کہا کہ عہدوں کو پورا کرو اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو تم میں اور غیر میں ایک امتیاز ایک فرقان پیدا کیا جائے گا اور تمہاری کمزوریوں کو ان ہر دو معنی میں جو میں نے بتائے ڈھانپ دیا جائے گا۔ اور نور کے سامان تمہارے لئے پیدا کئے جائیں گے۔ یہ امتیاز ہے۔ یہ امتیاز اگر آپ پیدا کر لیں تو کسی کو کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں رہے گی ہر شخص یہ سمجھے گا۔ کہ غیروں میں اور ان میں فرق ہے اور ہر شخص یہ سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ کے نور کی طرف یہ قوم لے جانے والی ہے اس لئے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کے مطابق اپنے نفوس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے ماحول کی اصلاح بھی کرو اور اسے نورانی بنانے کی کوشش کرتے رہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

(الفضل ۸ مئی ۱۹۸۰ء)

اخبار قادیان

• محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، تبلیغی دورے کے بعد مؤرخہ ۳۰ مئی کو واپس قادیان تشریف لائے۔

• مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی درویش بعارضہ ٹی بی بیمار اور امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اسی طرح محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد خضر صاحب درویش کافی دنوں سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کی اہلیہ محترمہ ثانی بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب کرام ان سب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

میری بھتیجی عزیزہ نصرت جہاں سلمہا اہلیہ مکرم محمد عارف صاحب قریشی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مؤرخہ ۲۹ مئی ۱۹۸۰ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔

نومولود مکرم یوسف حسین صاحب آف حیدر آباد کا نواسہ ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ یکصد روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ اور جملہ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و صالح خادم دین بنائے آمین خاکسار: محمد انعام غوری قادیان

دُنیائے عرب میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا چرچا

ایک ممتاز ایرانی فاضل کے قلم سے

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ۔ مؤرخ احمدیت ربوہ

تبریز، ایران کے صوبہ آذربائیجان کا ایک قدیم تجارتی شہر اور مشہور صوفی حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کے مرشد حضرت شمس تبریزؒ کا مولد ہے۔ اسی مردم خیز خطہ سے زعیم الدولہ الدکتور میرزا محمد مہدی خان مدیر رسالہ "حکمت" جیسے نامور فاضل و سیاح کا بھی تعلق تھا۔ موصوف نے ۱۹۱۵ء میں وفات پائی۔ کتاب "مفتاح باب الابواب" آپ کی بہترین علمی یادگار ہے جو آپ نے سیاحت مصر کے دوران ۱۹۰۳ء میں قاہرہ سے شائع کی اور جسے مصر کے مجلہ "المنار" نے ایک نفیس تاریخ قرار دیا۔ ذیل میں اسی اہم کتاب کا ایک اقتباس مع اُردو ترجمہ کے ہدیۂ قارئین ہے۔ یہ اقتباس سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام سے متعلق ہے اور اس سے ۱۹۰۳ء کے قادیان کا ایک دلکش منظر آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور اس مبارک دور کی یاد تازہ ہو جاتی ہے ؎

قادیاں ہم عمر قیدی ہیں ترے
دھوپ میں اپنی کٹے یا چھاؤں میں

(دوست محمد شاہد ربوہ)

(عربی متن)

(میرزا غلام أحمد قادیانی)

ولد میرزا غلام أحمد سنة ۱۸۳۲ فی (قادیان) من بلاد (بنجاب) فی الهند وهی قریة لا یزید سکانها ... علی ألف نفس، أکثرهم مسلمون ...... ولما ترعرع الغلام قرأ القرآن علی بعض الفقهاء من اهل الشیعة و هو سنی فاطلع علی اقوال الطائفتین ثم عین کاتبا فی بعض مصالح الحکومة مدة ولکنه کان میالا من حداثة سنه الی التعبد فلم تطب له خدمة الحکومة فاستقال وانقطع للعبادة والبحث فی الدین وهو یعیش من عقار له فی قریة (أحمدآباد) فی قادیان ومن قریة (الاحمد) اولاده. وقد تزوج امرأتین ولدت له الاولی ابنین وولدت الثانیة أربعة ذکور وانثی و أکبر ابنائه من الاولی اسمه سلطان أحمد موظف فی بعض أعمال الجبایة وأکبر ابنائه من الثانیة اسمه محمود وسنه ۱۶ سنة والثانی بشیر أحمد عمره احدی عشرة سنة والثالث ولی الله والرابع مبارك احمد وابنته فی الثانیة عشرة من عمرها.

ومن معجزاته عندهم انه کان یتنبأ عن مجییء کل ولد قبل ولادته ویسمیه باسمه.

ظهر میرزا غلام أحمد هذا بدعوته هذه وهو فی الأربعین من عمره فقضی ثلاثین سنة وهو یدعو الناس الی تعالیمه ولم یجد من ولاة الامر مقاومة لانه انما یدعو الی السلام واساس تعالیمه القرآن وما یوافقه من الأحادیث النبویة. وحجته فی دعوته ان فی القرآن آیات تشیر الی وجوب ظهور مسیح فی الاسلام بعد النبی علیه الصلوٰة والسلام کما ظهر عیسی بعد موسی علیهما السلام وان المدة بین هذین مثل المدة بین ایام النبی علیه الصلاة والسلام الی الآن ای نحو أربعة عشر قرنا وانه کما قام عیسی علیه السلام من الیهود لهدایة الیهود فیقوم المسیح الجدید من المسلمین لهدایة المسلمین. ویعتقد ان المسیح مات وقبره فی کشمیر وان عصمته و عصمة امه مریم علیها السلام مثل عصمة سائر الأنبیاء. وقد رأینا صورة قبر المسیح فی کشمیر وضریحه مع سجل مختوم مصدق علیه من وجوه تلك البلدة علی ظهر کتاب من کتبه.

ومما ساعد علی نشر دعوته انه منقطع لبث فی الدین یبذل جهده فی نشر الإسلام بین البراهمة ونشر تعالیمه بین المسلمین بأسالیب شتی. فیقضی نهاره فی التالیف والجدل فلا یخرج من منزله الا للصلاة فی الجامع. وقد یکتب وهو ماش وربما ألقوا علیه الأسئلة فی الجامع أو فی الطریق وقد انشأ لبث تعالیمه ثلاث جرائد دوریة احداها اسمها (بدر) تصدر مرة فی الأسبوع باللغة الهندیة ینشر فیها حوادثه الیومیة من قدوم وسفر ومبایعة ونحو ذلك والثانیة سماها (الحکم) وهی اسبوعیة أیضا وموضوعها البحث فی الاسلام والجواب علی ما یرد علیه من الأسئلة ونحوها والثالثة اسمها (مجلة الادیان) تصدر بالانکلیزیة مرة فی الشهر فیها أبحاث دینیة جدیدة وتکون مرجعها الی تأیید دعواه واعلن منذ مدة عن اصدار جریدة باللغتین الفارسیة والعربیة سماها (البشری) لنشر دعوته بین الفرس والعرب. ومؤلفاته ستون کتابا ونیف أکثرها باللغة الاوردیة وبعضها بالفارسیة وبالعربیة والانکلیزیة.

وله دار ضیافة فی قادیان ینزل فیها الصادرة علی اختلاف مذاهبهم ونحلهم ومن أراد مباحثته فی دینه بحثه بلطف وقوة.

فانتشر مذهب هذا المسیح فی قادیان وسائر بلاد بنجاب وفی بمبای وغیرها من بلاد الهند وفی بلاد العرب وزنجبار. وکثر أتباعه حتی قالوا انهم (۵۰) ألف نفس ویسمون أنفسهم (أحمدیة) ویسمون قادیان مدینة الشیخ نسبة الیه. وانضم الیه جماعة من علیة القوم وعلمائهم منهم طبیب اسمه الشیخ نور الدین کان موظفا فی کشمیر براتب مقداره ۹۰۰ روبیة فلما سمع بمیرزا غلام أحمد المذکور استقال من منصبه وجاء الی قادیان وبایعه وأنشأ هنالك فی سنة ۱۸۹۳ مدرسة لتعلیم الفلسفة والحکمة وسائر العلوم وأنشأ فیها مستشفی لمعالجة الفقراء مجانا وهو من کبار العلماء وسنه ستون سنة. ومنهم اسمعیل آدم أحد تجار بمبای والشیخ رحمة الله التاجر الکبیر فی مدینة لاهور والسید عبد الرحمن التاجر فی مدراس والمولوی السید أحمد أحسن امروهی والمولوی عبد الکریم سیالکوتی وکلاهما من العلماء.

وقد تألف من هذه الطائفة لجنة یرأسها میرزا غلام أحمد نفسه وکبار اعضائها الشیخ نور الدین الحکیم والمولوی عبد الکریم سیالکوتی والشیخ محمد علی وهو صاحب رتبة (م - آ) فی العلم. وقد أنشأ هؤلاء مدرسة فی قادیان سموها (تعلیم الاسلام) یرد الیها الطلبة ویتولون التعلیم فیها مجانا. وبلغ عدد تلامذتها نحو المئة وفی جملتهم اولاد صاحب الدعوة ویسمونها المدرسة الکلیة وهی غیر مدرسة الشیخ نور الدین

والمقالات التعليمية والتاليف والضيافة ترفع مما يرد عليهم من الاطراف على سبيل الهدية او الاعانة رواتب معينة على قدر الاستطاعة و ميرزا غلام احمد الآن في (۷۱) من عمره وهو صحيح الجسم واسع الصدر كريم النفس يعرف اللغات الاوردية والفارسية والعربية"

(مفتاح باب الابواب صفحہ ۷۷ - ۸۲ مطبوعہ مطبعة مجلة المنار قاہرہ ۱۳۲۱ھ)

(اردو ترجمہ)

میرزا غلام احمد قادیانی

"مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء[1] میں بمقام قادیان علاقہ پنجاب ملک ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ قادیان کی بستی کی آبادی ایک ہزار نفوس سے زیادہ نہیں ہے۔ اکثریت مسلمانوں کی ہے..... جب میرزا غلام احمد جوانی کی عمر کو پہونچے آپنے ایک شیعہ عالم سے قرآن کریم پڑھا حالانکہ آپ خود سنی ہیں۔ چنانچہ آپ نے دونوں جماعتوں کی آراء سے علم حاصل کیا۔ بعد ازاں ایک مدت تک آپ نے ایک سرکاری دفتر میں بطور کلرک کے کام کیا۔ لیکن چونکہ آپ ادائل عمر سے ہی عبادت کی طرف بہت زیادہ مائل تھے۔ اس لئے آپ کو حکومت کی نوکری پسند نہ تھی۔ چنانچہ آپ نے ملازمت سے استعفاء دیدیا اور عبادت اور دینی مسائل کی تحقیق کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرلی۔

آپ کی گذر اوقات اپنی اس جائداد پر ہے جو قادیان کی محلہ بستی احمد آباد میں ہے نیز اپنے ایک لڑکے کی ملکیتی بستی پر۔ آپ نے دو شادیاں کی ہیں۔ پہلی بیوی سے آپ کے دو بیٹے ہیں اور دوسری سے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ پہلی بیوی میں سے آپ کے بڑے بیٹے کا نام سلطان احمد ہے جو محکمہ مال میں ملازم ہیں[2] اور دوسری بیوی میں سے آپ کے بڑے بیٹے کا نام محمود ہے جس کی عمر ۱۴ سال ہے۔ دوسرے کا نام بشیر احمد عمر ۱۱ سال، تیسرے کا نام ولی اللہ[3] اور چوتھے کا نام مبارک احمد ہے۔ آپ کی بیٹی کی عمر بارہ[4] سال ہے۔ احمدیوں کے نزدیک یہ امر آپ کے معجزات میں سے ہے کہ آپ ہر بچہ کی پیدائش سے پہلے اس کی ولادت کے بارہ میں پیشگوئی کرتے رہے ہیں اور اس کا نام تک بتاتے رہے ہیں۔

میرزا غلام احمد (قادیانی) نے اس دعوی کے ساتھ چالیس سال کی عمر میں اپنے دعوی مجددیت کا اظہار کیا۔ اور لوگوں کو اپنی تعلیمات کی طرف دعوت دیتے ہوئے انہیں تیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے آپ نے حکام وقت کی طرف سے اس پیغام کی اشاعت کے سلسلہ میں کوئی رکاوٹ نہیں پائی۔ کیونکہ آپ لوگوں کو امن وسلامتی کی تعلیم دیتے ہیں۔ آپ کے عقائد کی بنیاد قرآن کریم اور ان احادیث نبویہ پر ہے جو قرآن کریم کے مطابق ہیں۔ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں آپ کی طرف سے یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ قرآن کریم کی آیات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام میں بھی لازمی طور پر ویسے ہی ایک مسیح کی آمد مقدر ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد (موسوی سلسلہ میں) عیسیٰ مسیح کا ظہور ہوا تھا۔ اور ان دونوں انبیاء (یعنی موسیٰ اور عیسیٰ) کی درمیانی مدت بالکل وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک بنتی ہے یعنی چودہ صدیاں۔ اور جس طرح عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں میں سے ہی یہودیوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے اسی طرح یہ نئے مسیح مسلمانوں میں سے ہی مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں

آپ کا اعتقاد ہے کہ مسیح وفات پا گئے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں موجود ہے اور یہ کہ مسیح اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام بھی اسی طرح معصوم ہیں جس طرح تمام انبیاء معصوم ہیں۔ اور ہم نے آپ کی ایک کتاب[5] کے آخر میں کشمیر میں واقع قبر مسیح اور اس کے روضہ کی تصویر دیکھی ہے جس کے ساتھ اس شہر کے معززین کی مہروں اور دستخطوں پر مشتمل ایک فہرست بھی (قبر مسیح کی تصدیق کے لئے) دی گئی ہے۔

آپ کے پیغام کی اشاعت میں جو چیز محدو معاون ہوئی ہے وہ آپ کا دیگر کاموں سے منقطع ہو کر اپنے آپ کو صرف اشاعت دین کیلئے وقف کر دینا ہے۔ آپ مختلف طریق سے ہندوؤں میں اسلام کی اشاعت کے لئے اور مسلمانوں میں اپنی تعلیمات کی اشاعت کے لئے ہمہ تن مصروف ہیں۔ آپ اپنا دن کا وقت تالیف وتصنیف اور علمی بحث میں گذارتے ہیں صرف مسجد میں ادائے نماز کے لئے اپنے گھر سے نکلتے ہیں بعض اوقات آپ ٹہلنے بھی نکلتے ہیں۔ بسا اوقات لوگ، مسجد میں یا راستہ میں آپ سے سوالات دریافت کر لیتے ہیں۔

آپ نے اپنی تعلیمات کی اشاعت کے لئے تین اخبارات جاری کر رکھے ہیں جو اپنے وقت پر شائع ہوتے ہیں ان میں سے ایک کا نام "بدر" ہے جو ہفتہ میں ایک مرتبہ اردو زبان میں شائع ہوتا ہے۔ اس میں آپ کے روزمرہ کے حالات یعنی آمد ورفت اور بیعت وغیرہ کی قسم کے واقعات شائع ہوتے ہیں۔ دوسرے اخبار کا نام آپ نے "الحکم" رکھا ہے یہ بھی ہفتہ وار ہی ہے۔ اس کا مقصد اسلامی مسائل کی تحقیقات اور ان سوالات کا جواب دینا ہے جو آپ کو موصول ہوتے ہیں، وغیرہ۔ اور تیسرے (رسالہ) کا نام "ریویو آف ریلیجنز" یعنی مذاہب عالم پر نظر" ہے جو انگریزی میں ماہانہ شائع ہوتا ہے۔ اس میں دین کے متعلق نئی تحقیقات کی اشاعت ہوتی ہے لیکن اس تحقیق کا مرجع آپ کے دعویٰ کی تائید میں ہی ہوتا ہے۔ نیز کچھ عرصہ پیشتر آپ نے ایک اور اخبار جاری کرنے کا بھی اعلان کیا ہے جو فارسی اور عربی دو زبانوں پر مشتمل ہوگا۔ اس کا نام آپ نے "البشریٰ" رکھا ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ تا آپ کے پیغام کی اشاعت اہل فارس وعرب میں بھی ہو سکے۔ آپ کی ساٹھ سے اوپر تالیفات ہیں جن میں سے اکثر اردو زبان میں ہیں اور بعض فارسی عربی اور انگریزی میں۔

قادیان میں آپ کا ایک مہمان خانہ ہے جس میں مہمان مختلف مذاہب اور ادیان کے مقیم ہوتے ہیں۔ اور جو شخص آپ سے آپ کے مذہب کے متعلق بحث کرتا ہے آپ اس سے بڑی نرمی سے لیکن مضبوط دلائل کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔

اس مسیح کا مذہب قادیان اور ملک پنجاب کے تمام علاقوں میں اور بمبئی اور دیگر بلاد ہند میں اور ملک عرب اور زنجبار میں پھیل گیا ہے اور آپ کے متبعین کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ یہاں تک کہ ان کا کہنا ہے کہ ان کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور قادیان کو آپ کی طرف نسبت دینے کے لحاظ سے "مدینة المسیح" کہتے ہیں۔ آپ کے ساتھ قوم کی بلند پایہ شخصیتوں اور علماء کی ایک جماعت شامل ہو چکی ہے جن میں سے ایک، حکیم مولوی نورالدین ہیں۔ وہ کشمیر میں ۹۰۰ روپیہ تنخواہ پر ملازم تھے جب انہوں نے مرزا غلام احمد مذکور کے متعلق سُنا تو انہوں نے اپنے منصب سے استعفاء دیدیا اور قادیان آ گئے اور مرزا صاحب کی بیعت کر لی۔ وہاں انہوں نے ۱۸۹۳ء میں فلسفہ و حکمت اور دیگر جملہ علوم کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ جاری کیا اور غرباء کے مفت علاج کے لئے ایک شفاخانہ جاری کیا ان کا شمار علماء کبار میں ہوتا ہے۔ ان کی عمر ساٹھ ۶۰ برس ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کی جماعت میں سے (سیٹھ) اسماعیل آدم ہیں جو بمبئی کے تاجروں میں سے ہیں اور شیخ رحمت اللہ جو لاہور کے بڑے تاجر ہیں اور سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس ہیں اور مولوی احمد احسن امروہی[6] اور مولوی عبدالکریم سیالکوٹی یہ دونوں (موخر الذکر اصحاب) علماء میں سے ہیں۔

اس جماعت کی ایک انجمن ہے جس کے صدر خود مرزا غلام احمد ہیں۔ اس کمیٹی کے بڑے بڑے ممبر یہ ہیں:۔

مولوی حکیم نورالدین، مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، مولوی محمد علی ایم۔ اے انہوں نے قادیان میں ایک مدرسہ جاری کیا ہے جس کا نام انہوں نے تعلیم الاسلام رکھا ہے۔ اس کے طلباء کی تعداد تقریباً ایک سَو ہے اور ان میں اس مدعی کے اپنے بچے بھی شامل ہیں۔ وہ اس مدرسہ کو کالج کا نام دیتے ہیں۔ اور یہ کالج مولوی نورالدین کے مدرسہ کے علاوہ ہے۔ تعلیم اور مہمان نوازی کے اخراجات بقدر استطاعت مقررہ تنخواہوں کی صورت میں ان چندوں سے ادا کئے جاتے ہیں جو مختلف اطراف سے بطور ہدیہ یا اعانت انہیں موصول ہوتے ہیں۔

اس وقت میرزا غلام احمد اپنی عمر کے ۷۱ ویں برس میں ہیں۔ آپ صحتمند جسم، عالی حوصلہ اور شریف طبیعت کے مالک ہیں۔ آپ اردو، فارسی اور عربی زبانیں جانتے ہیں۔"

---

[1] اصل ۱۸۳۵ء [2] بعد میں آپ بہاولپور (پنجاب) کی اسلامی ریاست سے وزیر مال کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے ہیں [3] حضور کے تیسرے صاحبزادے کا نام حضرت مرزا شریف احمد صاحب ہے [4] یہ درست نہیں۔ ۱۹۰۳ء میں (جس وقت یہ ذکر کر رہے ہیں) حضور کی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ چھ سال کی تھیں [5] یہ تصویر اور تفصیل حضور کی کتاب الھدیٰ والتبصرة لمن یریٰ میں موجود ہے [6] زیر نظر کتاب میں اس جگہ "مدینة الشیخ" لکھا ہے جو صریحاً کتابت کی غلطی ہے اور صحیح لفظ مسیح موعود کی نسبت سے "مدینة المسیح" ہے۔ [7] اصل نام محمد احسن ہے۔

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

رپورٹ مرتبہ محمد انعام غوری

قادیان ۲۷ ہجرت (مئی) آج یہاں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا چنانچہ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات میں تعطیل کر دی گئی تھی۔ پردے کی رعایت سے مستورات بھی کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئیں۔ پروگرام کے مطابق ٹھیک آٹھ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل قائم مقام ناظر امور عامہ کی زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ مکرم جاوید اقبال صاحب اختر نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

خلافت احمدیہ قرآن و حدیث کی روشنی میں

اس جلسہ کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت استخلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک فرمان تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ...... ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا سلسلہ جاری ہوا وہ قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے۔ فاضل مقرر نے خلافت اولیٰ، ثانیہ اور ثالثہ کے قیام کی مختصر روداد کا بھی ذکر کیا۔

برکاتِ خلافت

اس موضوع پر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے مبلغ سلسلہ نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ سورۃ نور میں جہاں خلافت کا وعدہ دیا گیا ہے وہاں خلافت کی برکات بھی بیان کی گئی ہیں چنانچہ اس کی روشنی میں تمکینِ دین اور خوف کی حالت کے امن سے بدل جانے کے متعلق خلافت اولیٰ و ثانیہ کے عہد کے چند ایک ایمان افروز واقعات بیان کئے اور آخر میں خلافت ثالثہ کے مبارک عہد کی برکات کا بھی مختصراً ذکر فرمایا۔

اور مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے خلافت سے متعلق ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

منکرینِ خلافت کا انجام

اس عنوان پر خاکسار محمد انعام غوری نے تقریر کی اور بتایا کہ خلافت احمدیہ کے منکرین جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی منصب اور مقام کے منکر ہو گئے اور عقائد حقہ سے منحرف ہوئے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دائمی مرکز قادیان کی مقدس سرزمین سے محروم ہو گئے وہاں تعداد کے لحاظ سے بھی وہ کسی طرح کی ترقی حاصل نہ کر سکے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ مبائعین کی جماعت ہر طرح کی مادی اور روحانی ترقیات سے ہمکنار ہو رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریکات اور ہماری ذمہ داریاں

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب، ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے مذکورہ عنوان پر فرمائی اور خلافت ثالثہ کے مبارک عہد میں جاری کردہ عظیم الشان تحریکات میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہوئے فضل عمر فاؤنڈیشن، وقف زندگی، نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور صد سالہ جوبلی منصوبہ اور اس کے شیریں ثمرات پر مختصر اور جامع رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو غلبۂ اسلام کی اس آسمانی مہم میں اُن کی ذمہ داریوں کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔

صدارتی خطاب

آخر میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے صدارتی خطاب میں خلافت کی سب سے عظیم برکت تنظیم اور اجتماعیت کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں تبلیغی نظام میں وسعت پیدا کی ہے وہاں تربیت کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائی ہے اور اب جبکہ غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں، ہمیں اپنی اور نئی نسل کی تربیت کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ آخر میں آپ نے نظام خلافت کی اہمیت و افادیت اور وابستگی کی برکات کے ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیکچر "منصبِ خلافت" میں سے ایک ولولہ انگیز اقتباس پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کے آخر میں آپ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ و بزرگان سلسلہ اور دیگر مرضاء کیلئے دعا کی تحریک کرنے کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح یہ بابرکت تقریب قریباً ساڑھے دس بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

قسط نمبر ۱

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب سہ سالہ یکم مئی ۱۹۸۰ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ کالیکٹ

صدر	... مکرم اے پی کنہامو صاحب
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری امور عامہ	... مکرم ایم محی الدین کویا صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت	... مکرم ایم جی کویا صاحب
سیکرٹری تعلیم و امام الصلوٰۃ	... مکرم ٹی احمد سعید صاحب
سیکرٹری مال	... مکرم ٹی علی صاحب
سیکرٹری ضیافت	... مکرم آئی کے محمد علی صاحب
سیکرٹری جائیداد	... مکرم پی پی کنہامو صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید	... مکرم سی پی عبدالشکور صاحب
آڈیٹر	... مکرم اے شمس الدین صاحب
امین	... مکرم پی ایم محمد کویا صاحب
محاسب	... مکرم کے عبدالرزاق صاحب
قاضی	... مکرم ایم جی کویائی صاحب

جماعت احمدیہ کوڈالی

صدر	... مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب
سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ	... مکرم ٹی کے سلیمان صاحب
جنرل سیکرٹری	... مکرم وی پی عبدالجلیل صاحب
سیکرٹری امور عامہ	... مکرم موئید وانیدر صاحب
سیکرٹری تبلیغ	... مکرم مبارک احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم	... مکرم برکت اللہ صاحب
سیکرٹری ضیافت	... مکرم دی محمود صاحب
آڈیٹر	... مکرم یو منصور احمد صاحب

جماعت احمدیہ پلی پرم

صدر	... مکرم ڈاکٹر ٹی حمزہ صاحب
سیکرٹری مال	مکرم دی پی سعید و صاحب۔

دعائے مغفرت خاکسار کی پھوپھی محترمہ امیدن بی بی جماعت احمدیہ کیرنگ میں وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت کیلئے احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔ محمد عبد الحق کارکن وقف جدید

آلیپی میں سالانہ کانفرنس : بقیہ صفحہ اوّل سے

کامیابیوں کا جائزہ نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مختلف قرآنی آیات و احادیث کی روشنی میں پیش کیا اس تقریر کا ساتھ کے ساتھ جناب صدیق امیر علی صاحب نے ترجمہ سنایا۔ محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب نے اپنی ابتدائی صدارتی تقریر میں حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب کے اقتباسات کی روشنی میں جماعتِ احمدیہ کے عقائد بیان کرنے کے بعد جماعتِ احمدیہ اور دیگر مسلمان فرقوں کے درمیان پائے جانے والے اختلافات دلنشیں پیرائے میں روشنی ڈالی۔

پیغام

اس کانفرنس کے لئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے ایک ایمان افروز پیغام ارسال فرمایا تھا جس کو خاکسار نے پڑھ کر سنایا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ ملایالم میں کیا اس جلسہ کی پہلی تقریر محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی انگریزی میں ہوئی آپ نے اپنے مخصوص اور پُرجوش انداز میں تقریر کرتے ہوئے بائبل و کتب مقدسہ کے بارے میں مختلف پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور نہایت ایمان افروز اور ناقابلِ تردید انداز میں ان پیشگوئیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کیا۔

اس نشست کی آخری تقریر خاکسار کی ظہور امام مہدی علیہ السلام کے متعلق تھی خاکسار نے مختلف قرآنی آیات و احادیث اور حالات حاضرہ کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بارے میں روشنی ڈالی۔ محترم صدر صاحب کے مختصر خطاب کے ساتھ پہلے دن کا اجلاس کامیابی سے اختتام پذیر ہوا

تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۱ر ہی صبح ۱۰ بجے مشن ہاؤس میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کے لئے ایک نہایت خوبصورت پنڈال بنایا گیا تھا۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مختلف تربیتی اُمور پر نہایت سبق آموز تقریر فرمائی جس کا مکرم مولوی عبدالسلام صاحب مبلغ آرا پورم نے ترجمہ سنایا۔ اس ایمان افروز تقریر کے بعد ایک نکاح کا اعلان ہوا۔ نیز ایک سعید رُوح کو بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین

دوسرا اجلاس

سالانہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس شام کے چھ بجے محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیرِ صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوتِ قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے اُسلام اور امنِ عالم کے عنوان پر ایک مخلص احمدی نوجوان مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب ایم اے نے تقریر کی موصوف یہاں کے ملایالم روزنامہ VEEKSHANAM کے نائب ایڈیٹر ہیں دوسری تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ کی ہوئی آپ نے آخری زمانہ کی علامات کے بارے میں حضرت رسول اکرم صلعم کی پیشگوئیاں اور اُن کے ظہور کے بارے میں مختلف حوالہ جات پیش کئے۔ تیسری تقریر ختم نبوت کے عنوان پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید نے کی اس کے بعد مکرم مولوی محی الدین صاحب کرٹلہ مدرس جامعہ جدید نے بعنوان قرآنی پیشگوئیاں اور اُن کے ظہور کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنی اختتامی تقریر میں جماعتِ احمدیہ کے متعلق عوام الناس میں پیدا شدہ بعض غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا جس کا ترجمہ خاکسار نے کیا

محترم الحاج سیٹھ معین الدین صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اپنے نیک تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے قدرتی مناظر سے اس علاقہ کو نوازا ہے۔ اسی طرح یہاں کے لوگ بھی بہت صفائی پسند اور تعلیم یافتہ ہیں اور احمدیوں میں بھی باہمی اتحاد و اتفاق محبت و خلوص اور قربانی کا جذبہ پاتا ہوں آپ نے احبابِ جماعت کو ان کی عظیم ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کیا اس تقریر کا مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے ترجمہ کیا

اس کے بعد مکرم وی۔ احمد کٹی صاحب ایڈووکیٹ نے شکریہ ادا کیا اور دُعا کے ساتھ یہ کانفرنس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

نمائش

اس کانفرنس سے متصل مقامی گرلز ہائی سکول میں چار روز تک ایک نمائش کا انتظام کیا گیا جس میں اکنافِ عالم میں جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان سرگرمیاں آخری زمانہ کے بارے میں قرآنی آیات و احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت برکاتِ خلافت وغیرہ اُمور کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا تھا۔ جو بہت ہی دلچسپی اور ازدیادِ علم کا باعث بنا اس نمائش کو پانچ ہزار

۱۲ سے زائد زائرین نے دیکھا اور کئی تعلیم یافتہ اور سرکردہ افراد نے VISITORS BOOK میں اپنی نیک رائے کا اظہار کیا۔ بفضلہ تعالیٰ ہماری یہ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی

اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات قائم رکھے اور سعید روحوں کو حق و صداقت پہچان کر اُسے قبول کرنے کی توفیق دے۔

آمین ⁂

سفر نامہ

زیورچ سے طہران تک

از مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب ایم اے پی۔ ایچ۔ ڈی زیورچ سوئٹزرلینڈ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ خاکسار کو جنوری ۱۹۸۰ء کے آخر میں ایرانی سفارتخانہ کے ذریعہ حکومتِ ایران کی طرف سے طہران میں منعقد ہونے والے جشن کی تقاریب میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ ان پُرجوش تقاریب کا پس منظر "آغاز قرن پانزدہمین ہجری و جشن سالانہ انقلاب" بیان کیا جاتا ہے۔ تین فروری ۱۹۸۰ء کو زیورچ سے روانہ ہونا تھا۔ لیکن SWISS AIR کی طہران کے لئے پرواز بروقت روانہ نہ ہو سکی چنانچہ ہمارا ہوائی جہاز ۴ر فروری کی صبح کو یہاں سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر میں ہی تین چار ایسے ہم سفر حضرات سے ملاقات ہوئی جو مختلف ممالک سے مذکورہ تقاریب میں شرکت کے لئے مدعو تھے چار ساڑھے چار گھنٹے کی پرواز کے بعد ہم طہران پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر پُرخلوص رضاکار اور معاونین استقبال کے لئے موجود تھے۔ معلوم ہوا کہ سرکاری مہمانوں کو استثنائی طور پر وہیں ویزا دیا جا سکتا ہے ہمیں (V.I.P کے سرکاری کی طرف) ایرانی وزارت خارجہ کی طرف سے (Formal Reception) استقبال کے لئے لے جایا گیا وہاں سے ہم اپنی قیامگاہ یعنی وزارت پٹرول سے متصل ہوٹل رائل گارڈن میں پہنچے جس کا نام تبدیل کر کے اب "ادیل انقلاب" رکھا جا چکا ہے اور سڑک کا نام اب خیابان "آیت اللہ طالقانی" رکھا گیا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک سے ۲۰۰ کے قریب مہمان مدعو تھے ہوٹل میں پہرہ کا سختی سے اہتمام تھا۔ احباب سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا اور انہیں مختلف اسلامی کتب اور مسجد محمود زیورچ کا خوبصورت تصویری کارڈ پیش کیا۔ بعض کتب ایک ایرانی لائبریری کے منتظمین کو بھی پیش کی گئیں ؎

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است ⁂ ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

(درثمین)

سفر کا سب سے دلچسپ مرحلہ صدرِ ایران سید ابوالحسن بنی صدر سے ملاقات تھی جس کا پروگرام متعین نہیں تھا تاہم اللہ تعالیٰ کے تصرف سے مجھے اُن سے ملاقات کا موقع مل گیا۔ خاکسار کے ہاتھ میں اس وقت ربوہ کی بنی ہوئی ایک انگوٹھی تھی جس پر الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنی "مولا بس" لکھا ہوا تھا وہ انگشتری جناب صدر کی خدمت میں پیش کی اور انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے اسی وقت پہن لی اتفاق سے سائز بھی درست نکل گیا یا یہ انگشتری انہیں کے لئے مولا کریم کے علم میں مخصوص تھی

ایرانی پارلیمنٹ کے ایوان میں مہمانان کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ۵ر فروری کو سابق شاہِ ایران کے سلطنتی محل بھی اندر سے دکھائے گئے بایں ہمہ یقین نہیں آتا تھا کہ آج میں اس شخص کے محل میں بیٹھا ہوں جو بزعم خویش کسریٰ ایران کے تخت کا اپنے آپ کو وارث سمجھتا تھا۔ پاکستان سے جو لوگ اس جشن یا تقریب میں شمولیت کے لئے آئے تھے ان میں مولانا عقیل ترابی کراچی۔ مولانا مفتی محمود اور اُن کے ساتھ قاری محمد سعید حسین صاحب۔ جناب افضل چیمہ صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ و جج ہائیکورٹ۔ عرفان غازی صاحب نمائندہ روزنامہ جسارت کراچی۔ اُردو ڈائجسٹ کے اعجاز بٹالوی صاحب۔ جماعتِ اسلامی ہند و پاکستان کے چند نمائندے پاکستان سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے نمائندے قابلِ ذکر ہیں۔ اُن سے بھی گفتگو اور ملاقات کا موقع ملتا رہا۔

ویسے تو ہوٹل میں نماز کے لئے ایک کمرہ مخصوص تھا لیکن سیاست وقت اور گہما گہمی میں مہمان اور مسافر حضرات باجماعت نماز کی طرف کم ہی توجہ کر سکے تھے ؎

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

قم کی مرکزی شیعہ مسجد کو مسجد حرم یا حرم شریف کہا جاتا ہے (باقی صفحہ ۱۲ پر)

تربیتی جلسہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ مدراس

دار التبلیغ مدراس میں مورخہ ۲۶/۸ کو لجنہ و ناصرات کا مشترکہ تربیتی اجلاس زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ محترمہ ... بیگم صاحبہ کی تلاوت اور محترمہ حمیدہ عزالدین صاحبہ کی غزل نظم خوانی کے بعد خاکسار نے افتتاحیہ خطاب پڑھ کر سنایا جس کا تامل ترجمہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے کیا۔ عزیزہ راکھی۔ عزیزہ طاہرہ بیگم۔ عزیزہ ... عزیزہ زبیدہ کمال الدین۔ عزیزہ وحیدہ بیگم عزیزہ شکیلہ پروین۔ عزیزہ رضیہ بیگم۔ عزیزہ نعیمہ ...۔ عزیزہ حسینہ بیگم، عزیزہ مریم صدیقہ عزیزہ رشیدہ ...۔ محترمہ ظہیر النساء بیگم صاحبہ عزیزہ طاہرہ حسن ابراہیم۔ محترمہ مشاہدہ پروین صاحبہ اور محترمہ سوکماری صاحبہ نے نماز کی اہمیت۔ ہمارا مذہب۔ قرآن سب سے اچھا۔ قرآن و حدیث۔ ارکان اسلام صداقت حضرت مسیح موعود و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقہ نسواں پر آنحضرت کی تعریف۔ احمدیت کی خصوصیات اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوانات پر تقاریر کیں۔

بعدہ محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہنوں اور بچیوں کو زریں نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام میں داخل کیا اور اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت بخشی ہے۔ ہمارا اولین فرض ہے کہ آنحضرت کے اسوۂ حسنہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کریں۔

آپ نے بہنوں کو توجہ دلائی کہ خلافت کے ساتھ خود بھی وابستہ رہیں اور اپنے بچوں کے دلوں میں خلیفہ وقت کے ساتھ محبت و پیار اور اطاعت کا جذبہ پیدا کریں اور آپ کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کریں حالات کی مجبوری ہے آپ کے بچوں نے اپنے امام کو دیکھا نہیں اس کمی کو دور کرنے کے لئے بار بار حضور کے ارشادات بچوں کو سنائیں تاکہ خلیفہ وقت کے ساتھ دلی لگاؤ اور پیار پیدا ہو اور وہ اپنے محبوب امام کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے ہوں۔

دوسری بات جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی وہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ہے آپ نے فرمایا کہ اپنی تنظیم میں بیداری پیدا کریں اور تبلیغ کا حلقہ وسیع کریں کیونکہ عورتوں میں عورتوں کے ذریعہ ہی تبلیغ ہو سکتی ہے آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ کام کریں اور لجنہ کی تنظیم کے ذریعہ قرآن مجید کے درس و تدریس کا کام کریں۔

تیسری بات یہ کہ قرآن مجید پڑھیں اور جماعت میں ایک بھی بچی ایسی نہ ہو جس نے قرآن مجید نہ پڑھا ہو کیونکہ ہمارے پیارے امام اس طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ یہاں کی زبان تامل ہے اس لئے بہنوں اور بچوں کو اردو سکھانے کی کوشش کریں کہ تفسیر صغیر سے دو رکوع کم از کم روزانہ با ترجمہ پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اور اخبار بدر کا مطالعہ کریں کیونکہ حضور کے تمام خطبات اخبار بدر میں شائع ہوتے ہیں۔

آپ نے بہنوں کو پردہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ پردے کا حکم قرآن مجید میں ہے اور احمدیت میں داخل ہو کر ہمارے لئے دوسرے حکموں کے ساتھ ساتھ اس حکم پر بھی عمل پیرا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود کی تقاریر سے آپ نے اقتباسات پیش کر کے بہنوں کو توجہ دلائی کہ اگرچہ اس علاقہ میں پردے کا رواج نہیں لیکن آپ کو قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کر کے اوروں کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔

آخر میں آپ نے بچیوں کو مخاطب کر کے آداب مجلس اور بزرگوں کی صحبت اختیار کرنے کی ... توجہ دلائی اور بہنوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ میں سے جن ہوں نے حضرت مصلح موعود کو دیکھا یا اب حضور انور سے ملاقات کی ہے وہ بچوں کو اور ان بہنوں کو جو احمدیت میں نئی داخل ہوئی ہیں حالات سنائیں۔ اسی طرح قرآن مجید کا ترجمہ تفسیر کبیر سے پڑھنے اور حضور انور کے ارشادات سنانے کا گھروں میں ایک وقت مقرر کریں تا بچیوں کے اندر شوق پیدا ہو جیسا کہ حضور فرماتے ہیں کہ غلبۂ اسلام کی صدی شروع ہونے والی ہے ہم نے حقیقی رنگ میں اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے آمین۔

آخر میں حضرت سیدہ موصوفہ نے اجتماعی دعا فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

خاکسار
عزیزہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ
مدراس

جماعت احمدیہ بھدرواہ کی تبلیغی مساعی

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے زیر اہتمام شائع ہونے والا اشتہار زیر عنوان "چودہویں صدی ہجری کا اختتام اور مسلمانوں کے لئے لمحۂ فکریہ" سے متعلق باہمی مشورہ سے طے پایا کہ اسے بھدرواہ کے علاوہ مضافات میں بھی تقسیم کیا جائے چنانچہ پروگرام کے مطابق خاکسار برادرم مکرم مبارک احمد صاحب وانی آف بسنہ مدھیہ پردیش نزیل بھدرواہ کو ہمراہ لے کر پہلے بھدرواہ اور پھر ڈوڈہ۔ کشتواڑ اور مضافات کے دورہ پر روانہ ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ ہمارا یہ سفر بہت مفید اور نتیجہ خیز رہا اکثر جگہوں پر تقسیم اشتہار اور لٹریچر کے علاوہ زبانی طور سے بھی احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچانے اور بہت سے طالبانِ حق کے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس سفر کے تمام اخراجات مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب نے ادا کئے فجزاہ اللہ خیرًا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بار آور کرے آمین

جماعتی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۶/۸/۵ کو بھدرواہ کے سری بازار میں ایک جلسہ کانگریس آئی کا منعقد ہوا جس میں مکرم جناب مفتی محمد سعید صاحب صدر پردیش کانگریس آئی جموں کشمیر اور مکرم جناب غلام نبی صاحب آزاد ممبر پارلیمنٹ نے شرکت کی ان کی آمد کے پروگرام کا چونکہ ہم کو پہلے سے ہی علم ہو چکا تھا اس لئے خاکسار نے خوبصورت کاغذ میں لٹریچر کے دو پیکٹ پہلے سے تیار کر رکھے تھے جلسہ تین بجے شروع ہوا خاکسار نے بعد اختتام جلسہ پر ایک چٹ لٹریچر پیش کرنے کے تعلق سے دی تو خاکسار کو جواب ملا کہ ریسٹ ہاؤس میں لٹریچر پیش کیا جائے چنانچہ بعد اختتام جلسہ خاکسار مکرم ماسٹر عبد الحفیظ صاحب فانی اور مکرم مبارک احمد صاحب وانی کو ہمراہ لے کر ان کی قیامگاہ پر گیا اُن دونوں حضرات کی خدمت میں لٹریچر کے دو پیکٹ پیش کئے جس کو انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ پہلے بھی جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے ملا ہے نیز مکرم آزاد صاحب نے یہ بھی کہا کہ میں چودہ سال سے اخبار بدر کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو پایۂ قبولیت تک پہنچائے اور بیش از بیش خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ خاکسار: محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھدرواہ (کشمیر)

زیورچ سے طہران تک: ... سے آگے

وہاں باجماعت نماز کے دوران راقم الحروف تصاویر بنانے میں مصروف تھا اور نماز بعد میں ادا کی۔ معلوم ہوا کہ ایرانی امام کی اقتداء میں جماعت اسلامی ہند و پاکستان کے نمائندگان تو نماز میں شامل ہیں مگر مفتی محمود صاحب اور ان کے ساتھی نظر نہیں آئے ایک بار وقت دو وجہ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ "پاؤں میں درد" کے باعث یہیں مسجد کے صحن میں الگ بیٹھے رہے۔ ممکن ہے انہوں نے شیعہ امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز یا مناسب نہ سمجھا ہو اگر مولانا مفتی محمود کم از کم دوسرے پاکستانی نمائندگان کی بھی اس بارہ میں رہنمائی کر دیتے تو مناسب ہوتا۔ ایرانی اور شیعہ بھائیوں سے ہمارا مشرقی ہند و پاکستان جیسا ... طرح ان کی مہمان نوازی کا بھی شکریہ واجب ہے۔ لیکن خلفاء ثلاثہ سے بغض و عناد بلکہ ان کے خلاف سب و شتم اور اس کے ساتھ ہی حضرت علیؓ اور حضرت حسنینؓ کی مدح میں بے جا غلو کے پس منظر میں انہیں چاہئے تھا کہ وہ خود بھی دوسرے مسلک کے مسلمان بھائیوں کو علیحدہ نماز پڑھ لینے کی اجازت دے دیتے چنانچہ حضرت امام مہدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے ؎

نمازی کمی و قبلہ را ہمی دانی ٭ ندانست چہ فرض از ایں نماز ما باشد

ایران کے اخبار "انقلاب اسلامی" نے خاکسار کا تفصیلی انٹرویو لیا اور تصویر اور انٹرویو شائع کرنے کا وعدہ کیا۔ لیکن مجھے براستہ دمشق جلدی واپس آنا تھا اس لئے مذکورہ اخبار ابھی تک میری نظر سے نہیں گذرا۔

واپسی پر ۸ فروری کو دمشق میں احباب جماعت کے ساتھ جناب مولانا الشیخ منیر الحصنی صاحب کی اقتداء میں زاویۃ الحصنی میں نماز جمعہ ادا کرنے کا موقعہ ملا۔ اور براستہ ایتھنز (یونان) ۱۱ فروری کو زیورچ واپس پہنچا وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم بشیر احمد صاحب مقیم لنڈن فراخی رزق اور قرضہ سے نجات کے لئے اپنے بچوں کے نیک اور خادمِ دین ہونے نیز ان کی صحت و عافیت درازی عمر اور صاحبِ اقبال بننے کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(۲) مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب مقیم انگلینڈ اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحتِ کاملہ اور اپنی مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۳) مکرم محمد رفیق صاحب مقیم انگلینڈ اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات، بیماری کی صحت یابی اور رزق اور مال میں خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۴) محترمہ نعیمہ کوکب صاحبہ مقیم لنڈن اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات سالانہ امتحان میں کامیابی اور اپنے بھائی رفیق احمد صاحب کی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(۵) محترمہ ثریا صادق صاحبہ مقیم لنڈن اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات ان کے سالانہ امتحان میں کامیابی اور گھر میں خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(۶) مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ سرینگر کے فرزند عزیز مقبول احمد صاحب اپنے افسران کے مخالفانہ رویہ کی وجہ سے پریشان ہیں احباب ان کی اس پریشانی کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

(۷) مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب یاری پورہ اپنی صحت و تندرستی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں موصوف نے اعانتِ بدر میں دس روپے ارسال کئے ہیں جزاہ اللہ خیرا

(۸) مکرم خواجہ غلام محمد صاحب لون کا تھ پور اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

(۹) برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی اہلیہ محترمہ ایک ماہ سے مدراس کے گورنمنٹ ہسپتال میں داخل ہیں۔ وہاں ان کے دل کے والو کا اپریشن ہونا ہے اس سلسلہ میں جملہ ٹیسٹ مکمل ہو چکے ہیں لیکن شدید گرمی کے باعث ڈاکٹروں نے ابھی تک اپریشن کی تاریخ مقرر نہیں کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آسانی و سہولت کے سامان مہیا کرے اور اپریشن کامیاب ہو اور اس کے بعد کامل صحت عطا ہو آمین۔

خاکسار: محمد انعام غوری قادیان

(۱۰) خاکسار بعض پریشانیوں سے دوچار ہے جن کے ازالہ کے لئے تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: صوفی غلام احمد درویش

(۱۱) میرے برادر نسبتی برادرم عبد الحفیظ صاحب منڈاشی آف سہدرواہ کافی عرصہ سے معدے کی خرابی اور بعض دیگر عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اسی طرح برادرم شریف احمد صاحب منڈاشی کا بچہ بھی کچھ دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ نیز میرے والد مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ تمام مریضان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: جلال الدین نیر قادیان

(۱۲) ہماری جماعت کے ایک مخلص احمدی مکرم ہدایت اللہ خانصاحب عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ تمام احباب و درویشانِ کرام سے عاجزانہ التماس ہے کہ موصوف کے حق میں دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے انہیں جلد از جلد صحت دے اور درازی عمر سے نوازے آمین۔ موصوف مبلغ ۵/- روپیہ درویش فنڈ میں ادا کر کے اپنی صحت کاملہ کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔ خاکسار: خلیل الدین احمد خان نیاز گی (اڑیسہ)

(۱۳) خاکسار کے سب سے چھوٹے بیٹے عزیز اسرار احمد سلمہ نے امسال انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہے نیز عزیز مجید ریحان پوتے عزیز احمد اور ایک پوتی شاہدہ پروین نے میٹرک اور مختلف کلاسوں کے امتحان دئے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے بچوں کی نمایاں کامیابی نیز دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے اور سلسلہ کی بہترین خدمت بجا لانے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد شفیع صدیقی چمن گنج کانپور (یوپی) ۲۴

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۸۰ء کو خاکسار نے اوبرائے گرینڈ ہوٹل کلکتہ میں مکرم شرافت احمد خان صاحب آف کیرنگ کی دختر نیک اختر عزیزہ بشریٰ یاسمین سلمہا کا نکاح عزیزم ڈاکٹر محمد احسن الحق صاحب ابن جناب محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی (بنگال) کے ساتھ بعوض پچاس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ خطبۂ نکاح میں جو اردو انگریزی میں ہوا خاکسار نے اسلامی تعلیمات کے مطابق نکاح کی حکمت اور حقوقِ زوجین کے متعلق بعض امور بیان کئے۔ چونکہ مکرم شرافت احمد خان صاحب امریکن ایمبیسی کلکتہ میں ایک اہم عہدہ پر کام کر رہے ہیں اس لئے نکاح کے بعد امریکن ایمبیسی کے چار ذمہ دار ارکان کو قرآن کریم انگریزی۔ دیباچہ قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کیا اور ان کو جماعتِ احمدیہ سے متعارف کروایا گیا۔

مکرم شرافت احمد خان صاحب نے اس تقریب کی خوشی میں نذرانہ شکرانہ نقد ۱۰۰/- درویش فنڈ ۱۰۰/- اور شادی فنڈ ۱۰۰/- اور اعانت اخبار بدر میں ۱۰/- روپے ادا کئے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی خانہ آبادی کو فریقین کے لئے موجب خیر و برکت بنائے اور اس رشتہ کو مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

خاکسار: شریف احمد امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۱۴) مکرم شریف احمد خان صاحب صدر جماعتِ احمدیہ راورکیلا اپنے بچے کی امتحان میں نمایاں کامیابی نیز اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ اسی طرح چند یوم قبل ان کا ایک بچہ فوت ہو گیا ہے جس کا نعم البدل عطا ہونے کے لئے بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ۲۴

خاکسار: بشارت احمد حیدر انسپکٹر تحریک جدید قادیان

(۱۵) محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعتِ احمدیہ بھاگلپور کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں شدید بیمار ہو گئیں بفضلہ تعالیٰ اب قدرے افاقہ ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف جملہ احباب جماعت سے والدہ ماجدہ کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: خالد حسین کارکن نظارت امور عامہ

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES: 52325 / 52686 P.P
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربر شیٹ کے
سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
۲۲/۲۹ کھونیا بازار کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلے کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004
Phone no-76360

رمضان المبارک میں

صدقہ وخیرات اور فِدیۃ الصِّیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فِدیۃُ الصِّیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں، فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے ان کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں آمین۔

جوبلی فنڈ کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشادات

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ساتویں مرحلہ کے آغاز پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے جو ارشادات فرمائے ہیں اُن میں مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

(۱) الٰہی بشارتوں کے پیشِ نظر ہمارا ایمان ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی غلبۂ دینِ خاتم الانبیاءؐ کی صدی ہوگی اس لئے جماعت کا فرض ہے کہ اس صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنی مساعی کو تیز تر کر دیں۔

(۲) اپنے وعدہ جات کو جلد از جلد اور مقررہ میعاد سے قبل زیادہ پورا کیجئے۔

(۳) جو احباب جماعت اس مالی تحریک میں شامل نہیں ہو سکے تھے یا جن کو اللہ تعالیٰ نے اب مالی فراخی دی ہے وہ اس میں شامل ہو جائیں اور اپنے وعدے اپنی استطاعت کے مطابق کریں۔

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے نام خصوصی پیغام اخبار بدر کی گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں چھپ کر احباب جماعت کے علم میں آچکا ہے نظارت ہذا اس تسلسل میں یہ درخواست کرتی ہے کہ مندرجہ بالا ارشادات کے مطابق احباب جماعت نہ صرف یہ کہ اپنے وعدہ جات کی بابت انشاء اللہ کی معیادی رقوم سال ۱۹۸۰ء ختم ہونے سے پہلے پہلے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں بلکہ اپنے وعدہ جات میں حسب استطاعت اضافہ کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے اس خصوصی پیغام کے آخر میں دُعا فرمائی ہے کہ "اللہ تعالیٰ آپکے اموال میں برکت دے اور آپ کی قربانیوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے آمین"۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

اشد ضروری اعلان

امسال مجلسِ مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل ارشاداتِ عالیہ کا اعلان فرمایا حضور پُر نور کا یہ اعلان سر دست ہمارا پاکستان اور بنگلہ دیش کی جماعتہائے احمدیہ کے لئے مخصوص ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"کراچی میں مَیں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہوا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس کنڈر گارٹن سے لے کر پی۔ ایچ۔ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دُعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے اُن کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

لہٰذا صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بطورِ خاص درخواست و تاکید ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر طالب علم اور طالبہ سے خواہ وہ پہلی جماعت میں ہو یا پی ایچ۔ ڈی میں زیرِ تعلیم ہو حضور پُر نور کی خدمتِ عالیہ میں بغرض حصول برکت و دعا خط لکھوایا جائے اور صدر صاحبان ایسے خطوط لکھنے والے بچوں کے اسماء مع وضاحت تعلیم سے نظارت ہذا کو بھی اپنی اوّلین فرصت میں مطلع فرمائیں۔ اُمید کہ صدر صاحبان حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں اس جانب فوری توجہ فرمائیں گے۔

اس کے علاوہ حضرت اقدس نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ پانچویں اور آٹھویں کلاس میں جو بچہ اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں آئے گا اُس کو حضور دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب مع دعائیہ فقرات ارسال فرمائیں گے۔

اسی طرح میٹرک ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کے امتحانات میں جو بچہ اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں آئے گا اس کو بھی حضور دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی کتاب ارسال فرمائیں گے۔

بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی میں جو اُمیدوار اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں آئے گا اس کو دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب حضرت اقدس کی جانب سے تحفۃً بھجوائی جائے گی۔

اور ایم۔ اے ایم۔ ایس۔ سی میڈیکل یا انجینیرنگ کے فائنل امتحانات میں جو اُمیدوار اوپر کی سات پوزیشنوں میں آئے گا اس کو بھی حضرت اقدس کی جانب سے دعائیہ خط اور تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ ارسال فرمایا جائے گا۔

صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں اس اعلان کے مندرجات کی فوری تعمیل کے لئے مکرر درخواست کی جاتی ہے۔

حضور اقدس کے ان ارشادات گرامی کا مکمل متن اخبار بدر کی مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے امید ہے کہ ملاحظہ فرمایا ہوگا۔

ناظر تعلیم قادیان

ماہ اپریل ۸۰ء

ماہانہ رپورٹیں بھجوانے والی مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ:-

قادیان۔ نو آباد۔ یاری پورہ۔ بنگال
کیرنگ۔ کانپور۔ چنتہ کنٹہ۔ بنگلور
بھی گڑھ۔ موسنی۔ ایتھنز۔ بھاگلپور
مدراس۔ کینانور۔ چار کوٹ۔ بھدرک

کوریل

اطفال الاحمدیہ:-

قادیان۔ یاری پورہ۔ چنتہ کنٹہ۔ ناصر آباد
سورو۔ بھدرک۔ بریشہ (بنگال)

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ